۱- ادب، سیاست اور احتساب

۲- پاسداریٔ عہدِ وفا

۳- پنجابی ادب میں زبان کا مسئلہ

اسی طرح ان کے درج ذیل مضامین کی فہرست کا مطالعہ بھی فرمالیجئے جو کسی تقریب میں پڑھے گئے یا دیباچوں کی شکل میں مختلف شعراء اور ادبا کی تخلیقات کی زینت بنے:

۱ - ڈاکٹر سلیم اختر - جہت ساز قلم کار (ڈاکٹر طاہر تونسوی کی کتاب پر فاضلانہ تبصرہ)

۲ - ہاتھ بیچنے والے (نجم الحسن رضوی کے افسانوی مجموعہ کا تجزیہ)

۳ - قاضی فراز کا فکری سفر (قاضی فراز کے شعری مجموعہ 'زخمہ' کا محاکمہ)

۴ - جری یادوں کی خوشبوئیں (نظام الدین کی شاعری پر تبصرہ)

۵ - قمر نقوی کے ساتھ ایک شام (قمر نقوی کی شاعری کا جائزہ)

۶ - کھوج اور پرکھ کا سفر (ڈاکٹر قاسم جلال کے مضامین کا جائزہ)

۷ - درسِ وفا (ریاض پرواز کی نعتیہ شاعری کا جائزہ)

۸ - ایک قافلۂ سعادت کی ہم سفری (تنویر پھول کی شاعری)

۹ - چاند چہرے (کبیر خان کے مجموعۂ مضامین پر تبصرہ)

۱۰ - گل نوشگفتہ پر ایک طائرانہ نظر (ادریس ناز کے شعری مجموعہ کا جائزہ)

درجِ بالا نظری و عملی تنقید کے حامل مضامین کے مطالعہ کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ع س مسلم ایک تخلیقی ذہن کے حامل نقاد ہیں اور انہوں نے اپنے افکار و نظریات کو کسی خاص سانچے میں بند نہیں ہونے دیا۔ اُن کے مضامین کا یہ پھیلاؤ انہیں ایک ایسا سمندر بنا دیتا ہے جو بے کنار ہے۔ اِس سمندر میں طغیانی کم اور گیرائی زیادہ ہے۔ ع س مسلم کا یہی تنقیدی تنوع انہیں دوسرے ناقدین سے منفرد اور ممتاز بنانے کا سبب ہے۔

''میرا تنقیدی سفر'' کے مطالعہ کے بعد واضح طور پر دکھائی دیتا ہے کہ ع س مسلم کے تنقیدی نظریات درج ذیل دو ستونوں پر استوار ہیں:

ا - مابعدالطبعیاتی دینی عناصر

ب - عصرِ حاضر کے آلام و مسائل کا تجزیہ

ع س مسلم ایک ایسے نقاد ہیں جو روشن خیال ہونے کے باوجود مابعدالطبیاتی دینی عناصر کو اہمیت دیتے ہیں۔ اُن کے مضامین میں دین کے بنیادی سرچشموں یعنی قرآن و حدیث سے استفادے کی کئی صورتیں نکلتی ہیں۔ یہی سبب ہے کہ اُن کے مضامین میں دینی حسیت کے مختلف مظاہر جلوہ گر ہوتے ہیں۔ اِسی طرح ان کے مضامین میں وطن سے محبت کے بھی کئی جلوے نظر افروز ہوتے ہیں اور بعض مقامات پر تو وہ وطن کی محبت کے آگے ''سب کچھ'' قربان کرنے کے لیے بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ میرے نزدیک اُن کا یہ والہانہ پن بھی دینی اور اسلامی روایات سے اُن کی محبت کا ثمر ہے۔

ع س مسلم کے مضامین میں حالات حاضرہ کے مسائل پر بحث بھی ملتی ہے اور بے لاگ تبصرے بھی۔ وہ حق سچ کے عادی ہیں یہی سبب ہے کہ اُن کی باتوں میں نہ تصنع ہے اور نہ بناوٹ۔ وہ دردمند دل کے ساتھ معاشرے کے درد و غم کو محسوس کرتے ہیں اور ان مسائل سے نکلنے کے لیے اپنی صلاحیت اور استطاعت کے مطابق حل بھی فراہم کر دیتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ پاک باطن اور نیک سیرت انسان کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ اس کی بات دلوں پر دستک دیتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ع س مسلم کے مضامین ایک جانب تو ہمارے خوابیدہ ذہنوں کو جھنجوڑتے ہیں اور ہماری گمشدہ مابعدالطبیعاتی روایت کا رشتہ ہمارے قلب و اذہان سے جوڑتے ہیں اور دوسری جانب وہ ہمارے زنگ آلود دِلوں پر دستک دے کر یہ پیغام دے رہے ہیں کہ فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس ادبی محشرستان میں وہی تنقیدی فکر زندہ رہے گی جس کی بنیاد سچ پر رکھی جائے گی۔

اس معروضے کے آغاز میں راقم الحروف نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ اگر ہم ادبی اَقدار کا زوال نہیں چاہتے تو ہمیں مثبت رویوں کو فروغ دینے کی کوشش کرنا چاہیے۔ ع س مسلم کی کتاب ''میرا تنقیدی سفر'' محض ایک تنقیدی کتاب ہی نہیں بلکہ یہ کبھی ختم نہ ہونے والا وہ تنقیدی سفر ہے جو نسل در نسل جاری رہے گا اور آنے والی نسلیں بھی اس سے استفادہ کرتی رہیں گی۔

(''ابوالامتیاز ع س مسلم سیمینار''، منعقدہ ۷۔ مارچ ۲۰۱۰ء،
بہ اہتمام عالمی رابطۂ ادبِ اسلامی، لاہور میں پڑھا گیا)

......☆......

ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم [1]

"لمحہ بہ لمحہ زندگی" اور سوانح نگاری

The Autobiography of A. S. Muslim (لمحه به لمحه زندگی)
And the art of Biography

Abstract
A. S. Muslim is well-known contemporary Pakistani poet. He wrote poetry and prose, and the most important books written by Muslim is his autobiography titled (لمحه به لمحه زندگی): Life second by second, which published in 2005. This research focuses on the art of writing biography and autobiography and on the said book in particular.

۱-۵ : سوانح نگاری اور آپ بیتی

انسانی زندگی کے حالات وواقعات کو ضبطِ تحریر میں لانا سوانح نگاری کی صنف میں آتا ہے۔اس اعتبار سے یہ صنف عربوں کے ہاں دوسری صدی ہجری سے موجود ہے، یعنی جب سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کی سیرتِ طیبہ لکھی جانے لگی۔لیکن چونکہ سب انبیاء علیہم السلام سمیت حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی سوانح عمری میں تخیل یا مبالغہ کرنے کی گنجائش نہیں، اس لئے یہ بذاتِ خود الگ اور مستقل صنف کی حیثیت اختیار کر چکی ہے، یعنی [سیرت نگاری]، جو ادب سے جذبے، اور تاریخ سے حقیقت کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

Biography کی اصطلاح یونانی زبان کے دو لفظوں سے مرکب ہے۔ اس میں Bio کا مطلب ہے زندگی۔ اور Graphein کا مطلب ہے بیان۔ چنانچہ سوانح عمری کا مطلب ہُوا زندگی کا بیان۔ ایک ادبی صنف کے اعتبار سے سوانح عمری: Biography سے مراد کسی منفرد شخصیت کی زندگی کے حالات وواقعات کے ذریعے اس کی انفرادیت اور معاصر لوگوں پر اس کے اثرات کو تلاش کر کے قلمبند کرنا ہے۔

آپ بیتی: Autobiography اور سوانح نگاری میں فرق:

سوانح نگاری اور آپ بیتی میں پہلا فرق یہ ہے کہ آپ بیتی: Autobiography اپنی زندگی کی کہانی کو ضبطِ تحریر میں لانے کو کہتے ہیں۔ جبکہ سوانح عمری سے مراد کسی اور کی زندگی کی کہانی کا بالواسطہ شواہد اور دستاویزات کے ذریعے بیان کرنا ہے۔اس طرح سوانح عمری میں سوانح نگار کی حیثیت محض ایک گواہ کی ہوتی ہے۔ جو شواہد و دلائل کو اکٹھا کر کے منصف، یعنی قاری کے سامنے پیش کرتا ہے۔ جبکہ آپ بیتی میں سوانح نگار کی حیثیت ایک منصف کی بھی ہوتی ہے۔ وہ اپنے بارے میں جو کچھ بتاتا ہے اس پر یقین کرنے کے علاوہ قاری کے سامنے اور کوئی اختیار نہیں ہوتا۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ آپ بیتی اندر سے شروع ہوتی ہے اور باہر کی طرف پھیل جاتی ہے۔ جبکہ سوانح عمری باہر سے شروع ہوتی ہے

---

(۱) پروفیسر شعبہ اردو، جامعۃ الازہر، قاہرہ، وحال فارن پروفیسر شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔

اور اندر کی طرف رُخ کرتی ہے۔

تیسری بات یہ کہ سوانح نگار کی کامیابی اور ناکامی کا معیار اس کی غیر جانبداری اور اپنے آپ کو الگ کر کے رکھنے میں ہوتا ہے۔ جبکہ آپ بیتی لکھنے والے کی کامیابی اس کی زیادہ سے زیادہ ذاتیات کے اظہار، اور اپنی زندگی کی زیادہ سے زیادہ سچی اور جامع تصویر پیش کرنے میں مضمر ہوتی ہے۔ (۲)

آپ بیتی کے تقاضے اور مشکلات:

درحقیقت آپ بیتی لکھنا آسان کام نہیں ہے۔ ادب کی یہ صنف لکھنے والے سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ اپنی ذاتی پسند و ناپسند کو ایک طرف رکھ کر اپنی خوبیوں اور خامیوں کو بیان کرے۔ کیا کوئی بھی بغیر کسی ہیرا پھیری کے، اور دوٹوک الفاظ میں اپنی برائیاں لوگوں کے سامنے گن سکتا ہے؟!۔ یہ بہت ہمت اور شجاعت طلب کام ہے۔ لہٰذا آپ بیتی کے بارے میں نقادوں کی آراء میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض سمجھتے ہیں کہ آپ بیتی لکھنے والا حقیقت میں مؤرخ کی سب سے اہم صفت سے متصف ہے، یعنی حقائق کو جاننا، پرکھنا اور قلمبند کرنا۔ جبکہ برنارڈ شا جیسا معروف ادیب آپ بیتی کو [سوچ سمجھ کر بولا ہوا جھوٹ] سمجھتا ہے۔

سوانح عمری اور آپ بیتی میں معروضیت اور غیر جانبداری کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ لکھنے والے کا نقطۂ نظر معروضی ہو۔ اپنے آپ کو اُونچا اور دوسروں کو نیچا دکھانے کا مقصد نہ ہو۔ تا کہ آپ بیتی میں صداقت، اصلیت، اور قاری کے دل میں اس کا مقام پیدا ہو سکے

آپ بیتی لکھنے کے محرکات:

آدمی جتنی بھی مصروف زندگی گزارے، اردگرد کے ماحول اور کارِ حیات کے ساتھ جتنا بھی اس کا تعلق ہو۔ کسی نہ کسی وقت اس کو ساری دنیا سے تھوڑی دیر کے لئے الگ اور تنہا رہنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ جس وقت لکھنے والا اپنے آپ کو سمیٹنے اور اپنی زندگی پر غور کرنے کے لئے خارجی ماحول سے اپنا رشتہ ایک عرصے کے لئے منقطع کر سکتا ہے اسی وقت وہ آپ بیتی لکھ سکتا ہے۔ اور یہاں سے آپ بیتی لکھنے کے محرکات پیدا ہوتے ہیں۔ جن میں سے نفسیاتی دباؤ سے نجات، احباب اور دوستوں کے اصرار اور تحدیثِ نعمت کے عوامل زیادہ کارفرما ہوتے ہیں۔

آپ بیتی کی خامیاں:

آپ بیتی کی ایک خامی یہ ہے کہ لکھنے والے کی زندگی کے کچھ مراحل اور خاص کر بچپن کا مرحلہ مبہم اور غیر واضح ہوتا ہے۔ ان مراحل کا